بسم الله الرحمن الرحیم

خلاصه درس ۱۲

عدالت اصول دین میں کیوں ہے؟

عدالت اصول دین میں کیوں ہے؟

عدالت کو اصول دین میں کیوں شامل کیا گیا؟

عدل کو دین کا جز اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ دیگر مذاہب سے شیعہ دوازدہ امامی کو جدا کیا جاسکے اور مکتب امامیہ کی شناخت ہو سکے۔

عدل الٰہی کی بنیاد، مسالہ حُسن اور قُبح عقلی پر ہے، کیونکہ جب ہم کسی کام کے عادلانہ یا ظالمانہ ہونے کی بات کرتے ہیں تو در حقیقت فعل کا ذاتی طور پر عدل یا ظلم سے متصف ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور انسان کی عقل اس بات کو درک کرتی ہے۔

علم کلام میں عدالت کے مفہوم کو حسن اور قبح کی بنا پر تین طرح سے بیان کیا گیا ہے۔

مکتب اشاعرہ:

اشاعرہ کے نزدیک حسن اور قبح (اچھائی اور برائی) کا مفہوم عقلی نہیں ہے بلکہ شرعی ہے۔ یعنی جس چیز کو اللہ تعالی نے اچھا کہا وہ اچھی چیز ہے اور جس چیز کو اسنے بُرا کہا وہ بُری چیز ہے۔ اور اس اچھائی اور بُرائی کو ہم عقل سے نہیں سمجھ سکتے، لہذا حسن اور قبح کو سمجھنے کے لئے ہم کو دیکھنا ہو گا کہ شریعت نے کیا کہا ہے۔ اس حساب سے اللہ تعالی کے لئے عدالت کی گفتگو بے معنی ہو جاتی ہے کہ ہم اپنی عقل سے طی کریں کہ کیا عدل ہے اور کیا ظلم ہے۔

مکتب معتزلہ:

معتزلہ مذہب اللہ کی عدالت کا قائل ہے اور اس بات کو مانتا ہے کہ حسن اور قبح عقلی ہے نہ کہ شرعی۔

مکتب امامیہ:

مکتب امامیہ یعنی شیعہ اثناعشری مکتب معتزلہ کی طرح عدالت الٰہی کے قائل ہیں، لیکن عقیدہ امامت میں معتزلہ سے اختلاف رکھتے ہیں لہذا یہاں پر ہم شیعہ کو 'امامیہ' کہہ رہے ہیں تاکہ اشاعرہ اور معتزلہ دونوں سے ممتاز ہو سکیں۔

امامیہ کا نظریہ یہ ہے کہ افعال ذاتاً یا اچھے ہوتے ہیں یا بُرے ہوتے ہیں اور عقل افعال کی اچھائی اور بُرائی کو سمجھتی ہے، جسکے نتیجہ میں عقل یہ بھی حکم کرتی ہے کہ عدالت اچھی بات ہے اور ظلم بُری بات ہے۔ اس نظریہ کے مطابق حُسن و قُبح عقلی ہیں اور اس سے پہلے کہ شریعت ہم سے کسی فعل کے اچھے یا بُرے ہونے کو کہے ہم خود عقل سے اچھائی اور بُرائی کو سمجھ جاتے ہیں۔

جبر اور اختیار کی بحث، یعنی انسان اپنے افعال میں مجبور ہے یا اختیار رکھتا ہے؟!

جبر اور اختیار کی بحث عدالت خداوند عالم سے مربوط ہے۔

وہ مکتب جو عدالت کا قائل نہیں ہے وہ جبر کو قبول کر لیتے ہیں لہذا مکتب اشاعرہ جبر کا قائل ہوا